19 P
1781
Microfilm

राष्ट्रीय अभिलेखागार पुस्तकालय
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
भारत सरकार
Government of India
नई दिल्ली
New Delhi

1632
1012

आह्वानांक Call No. _____
अवाप्ति सं० Acc. No. 1781

MGIPF—412 NAL/79

Ar
2-3

(1)

Kashida by Hazrat Shah Naimat Ala Vali

جملہ حقوق محفوظ

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی

کا

مشہور و معروف

قصیدہ

اور

قرآن کریم

کی

پیشین گوئیاں

Abdul Wahab Ghazi Aslahi

شائع کردہ
قومی اشاعت گھر۔ ہرن باڑی لین۔ نمبر ۱۱۔ کلکتہ

مرتبہ : عبدالوہاب غازی اصلاحی

مطبوعہ لٹن آرٹ پریس ورچیپور روڈ کلکتہ

قرآن کریم کی پیشین گوئیاں

میدان جہاد میں مسلمانوں ہی کا غلبہ رہے گا

اہل اسلام روئے زمین پر حکومت کریں گے

اہل ایمان کی رہنیا وی حالت بھی بدل جائے گی

تنگدستی کے بعد مسلمان غنی ہو جائیں گے

مسلمانوں کو کبھی شکست نہ ہوگی۔

دشمنوں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب پیدا ہو جائیگا

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 1281
Date 24.1.72
GOVT. OF INDIA

حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ

کا

مشہور و معروف

قصیدہ

آٹھ سو سال قبل کی پیشین گوئیاں

جو

حرف بہ حرف پوری ہو رہی ہیں

قصائد شاہ نعمت اللہ ولیؒ

یہ قصیدہ عرصہ دراز سے ہندستان کے طول و عرض میں مشہور و معروف ہے اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں شاید ہی کوئی اہم مقام (جہاں مسلمانوں کی معقول آبادی ہے) ایسا ہو جہاں ان قصائد کا کچھ حصہ موجود نہ ہو

گذشتہ ماہ دسمبر میں ان قصائد میں سے ایک قصیدہ کو "انگارہ" نے اپنے ہفتہ وار ایڈیشن میں شائع کیا تھا اور پڑھنے والوں کی سہولت کے لئے اشعار کا اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ایک مباحثہ اکثر علمی حلقوں میں شروع ہو گیا۔ کہ یہ قصیدہ جو حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ سے منسوب ہو کر کس حد تک اصلی اور صحیح ہے اور ایسا تو نہیں کہ سیاسی اغراض و مقاصد کے لئے لوگوں نے اس میں بہت سے اشعار اپنی جانب سے ملا دیئے ہوں۔ اکثر اشعار کے الحاق ہونے کے ثبوت بھی بہم پہنچائے گئے۔ بحث نے یہاں تک طول کھینچا کہ دار المصنفین اعظم گڈھ (ملک کا مسلمہ علمی تحقیقاتی ادارہ) سے لوگوں نے استفسارات کئے دار المصنفین کی جانب سے اس کے ماہوار علمی رسالہ "معارف" میں جو مضمون ان استفسارات کے جواب میں شائع ہوا ہے اس میں بھی محقق نے ان قصائد کے بالکل صحیح اصلی ہونے پر اظہار تذبذب و شبہات کئے ہیں۔

ممکن ہے یہ قصائد اپنی اصلی حالت میں دور زمانہ کی وجہ سے محفوظ نہ رہے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ غدر ۱۸۵۷ء کے لگ بھگ قصائد میں الحاقی اشعار بھی شامل کر دیئے گئے ہوں۔ کیوں کہ اس وقت ملک کی سیاسی فضاء زبردست ہلچل تھی اور مسلمانوں کو اپنے مستقبل کی

جانب سے سخت پریشانی لاحق تھی - باوجود ان امور کے اس امر میں شبہات کی گنجائش بہت کم ہے کہ ان قصائد میں اصلی اشعار ایک سرے سے شامل نہیں ہیں —— لیکن اصلی و الحاقی اشعار کو تمیز کرنا سخت مشکل ہے۔

بہرکیف یہ قصائد جس حالت میں ملے اور ہندوستان کے طول و عرض میں تھے جو ان سے مشہور ہیں وہ درج کر دیئے گئے ہیں۔ ان قصائد کی اشاعت برطانوی حکومت کے زمانہ میں ممنوع قرار دی گئی تھی کیوں کہ اس میں اکثر اشعار برطانوی حکومت کے زوال کی پیشین گوئی پر مشتمل تھے۔ اب جب کہ یہ پابندیاں ختم ہوگئی ہیں تو ان قصائد کی اشاعت کی جارہی ہے۔

آخر میں حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کے متعلق کچھ لکھنا ضروری ہے تحقیقات کے مطابق آپ ایک نہایت ہی زبردست عالم اور صاحب کرامات جلیلہ صوفی اور درویش تھے۔ علوم رسمیہ کے علاوہ متعدد علوم مخفیہ میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ غالباً علاء الدین خلجی کے زمانہ میں اور ایک روایت کے مطابق پچھانوں کے آخری دور حکومت میں آپ ہندوستان تشریف لائے اور کچھ عرصہ تک دکن میں بھی قیام پذیر ہوئے آپ کو سیر و سیاحت پسند تھی اور ایک روایت کے مطابق عمر کے آخری دور میں آپ بنگالہ تشریف لائے اور یہیں آپ کا وصال ہوا۔

ان تمام حالات کو پیش نظر رکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت شاہ

نعمت اللہ ولی قدس سرہٗ کی شخصیت کافی اہم ہے۔ اگرچہ تفصیلی حالات کا علم بہت کم لوگوں کو ہے۔ اور وہ قصائد جو آپ سے منسوب کئے جاتے ہیں ان کا بیشتر حصّہ خود حضرت ہی کی تصنیف ہے۔ بہت ممکن ہے کہ کچھ اشعار بعد میں اس میں شامل کر دیئے گئے ہوں واللہ اعلم بالصواب۔

بہر حال جو کچھ بھی مل سکا وہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر دیا جاتا ہے۔

عبدالوہاب غازی اصلاحی اعظمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی بخاری رحمۃ اللہ علیہ بخارا کے متوطن تھے مگر تحصیل علوم و شوق سیاحت کے سلسلے میں اکثر بخارا سے بدخشان سمرقند، تبریز، ملتان اور کشمیر بھی تشریف فرما ہوتے رہے ہیں آپ سادات صحیح النسب سے ہیں۔ ستارہ مریخ کے حامل ہونے کے علاوہ ایک زدست جفار بھی تھے۔ جن کو علم متبرک کے علم الاخبار وعلم الاحکام ہر دو پر پورا پورا عبور حاصل تھا۔ آپ نے علم جفر کے مستحصلہ کے تین خاص الخاص طریقے خود ایجاد فرمائے ہیں جو آپ اپنی نظیر ہیں۔ یہ طریقے جفر جامع۔ جفر احمر، جفر نافیہ، اور جفر ابرص کے علاوہ جفر الجمعہ یا جفر لدنی کی بھی نہایت واضح کلید ہیں حسب تفہیم خضری ایک ہفت لسانی موکل کی گفتگو سے دور قمری کے معلوم شدہ اور پیش آیندہ واقعات کو آپ نے علم الحفر کی گہرائی رازداریوں سے پنہاں فرما دیا ہے۔ تاکہ نااہل اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے

آپ کے قصیدہ شریف کو آپ کے مذکورہ طریقوں کے علاوہ حضرت حسین بن منصور حلاج آصف بن برخیا خواجہ شمس الدین مغربی مولانا عبداللطیف گیلانی۔ علامہ نظیر الدین طوسی پیر احوند بابل مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی اور محمد غوث گوالیاری کے طرائق طفولی سرحدی

بسط عزیزی (تسفح تزل) اساس نظیرہ مستخرجہ عناصرہ مستعملہ (انفرادیہ
عشاریہ) عزیزہ صدد وغیرہ بشمول اساس اولیٰ راس الثانیہ تضمین
اخراج واستنباط مرفیہ بعد تفریق سال قمری وسال شمسی کے ذریعہ موجودہ
ساعت پر شمس وقمر کے علاوہ دیگران تمام متعلقہ سیارگان کی صحیح پوزیشن
رفتار وبروج ومنازل وغیرہ (بلا تقدیم وتاخیر) عمل کرنے سے قصیدہ کے ہر ہر
مصرعہ سے یا پورے پورے بیت سے یا قطعہ بند ابیات سے سنہ ہجری
برآمد ہوتا ہے اس کو مرجام یا انگلش افیمیریز سسٹم پر سنہ عیسوی
میں منتقل کردیا جائے۔ اگر بالا عمل کی حسب طریق اشاریہ تکرار کی جائے
تو بعد وضع فرق تواریخ ۳۰/۲۹ صرف ہجری مہینے بھی برآمد ہوسکتے ہیں

قصیدہ

پارینہ قصہ شویم از تازہ ہند گویم!
افتاد قرن دوم کے افتاد از زمانہ

قدیم قصہ کو نظر انداز کر کے ہندوستان کے تازہ آنے والے افتادوں کو بیان کرتا ہوں جو امتداد زمانہ سے آئندہ پیش آئیں گے۔

صاحبقران ثانی نیز آل گورگانی
شاہی کنند اما شاہی چو ظالمانہ

صاحبقران دوم اور تمام بادشاہان نسل گورگانی (ہندوستان پر) بادشاہی کریں گے جو ظالمانہ ہوگی

عیش و نشاط اکثر گیرد جگہ بخاطر
گم می کنند یکسر آن طرز ترکیانہ

عیش و نشاط ان کے دلوں میں گھر بنالے گا اور یہ یک لخت اپنی ترکانہ طرز عمل کو ترک کر دیں گے۔

رقبۂ حکومت از شان آید بغیر مہمان
اغیار سکہ رانند از ضرب حاکمانہ

ان سے حکومت چھوٹ کر غیر (انگریز) کی مہمان ہو جائے گی اور اغیار (انگریز) اپنی حکمرانی کا سکہ چلائیں گے

بعد آں شود جنگی با روسیاں جاپاں
جاپان فتح یابد بر ملک روسیانہ

اس کے بعد روس اور جاپان میں لڑائی ہو گی جس میں جاپان کو روس پر فتح ہو جائے گی

سرحد جدا نمانند از جنگ باز آئند
صلح کنند اما صلح منافقانہ

لڑائی ختم کر کے اپنی اپنی سرحدیں علیحدہ علیحدہ قائم کر لیں گے۔ صلح ہو گی مگر یہ صلح منافقانہ ہو گی۔

نوٹ:۔ کوریا پر تسلط کرنے کے لئے جاپان نے ۱۹۰۴ء میں روس کے خلاف اعلان جنگ کر کے دریائے زرد روسی پورٹ آرتھر اور ولادی واسٹک کے روسی بحری بیڑے کو گرفتار کر کے روسیوں کو کمان کے علاقے میں مار بھگایا۔ اور ۱۹۰۵ء میں روس کے باقی ماندہ بحری بیڑے بھی گرفتار کر لئے اس لئے روس کو جاپان سے ۱۹۰۸ء میں مجبوراً صلح کر کے سرحدیں جدا کرنی پڑیں۔

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دلی خود تفسیر فی القرآنہ

دو ایسے شخص ہوں گے جن کے نام میں لفظ احمد شریک رہے گا۔ یہ اپنے

دل سے قرآن کی تفسیریں بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کریں گے۔

طاعون قحط یکجا گردد بہ ہند پیدا
پس مومنان بمیرند ہر جا ازیں بہانہ

ہندوستان میں امراض طاعون و قحط ساتھ ساتھ نمودار ہوں گے اور مسلمانوں کی موت کا ہر جگہ پر بہانہ بن جائیں گے۔

یک زلزلہ کہ آید چو زلزلہ قیامت
جاپاں تباہ گردد یک نصف ثالثانہ

ایک زلزلہ قیامت کی طرح آئے گا جس سے جاپان کا ½ یا بطریق ثانیہ ⅓ حصہ برباد ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ جاپان کے دو شہر دل یعنی ٹوکیو اور یاکوہاما میں جو قیامت خیز زلزلہ ۱۹۲۳ء میں برپا ہوا وہ ظاہر ہے۔

تا چار سال جنگی افتد بہ برّ عربی
فاتح الف بگردد بر جیم کی متقانہ

اس کے بعد یورپ میں چار سال سخت لڑائی ہو گی جس میں الف منسوب بہ انگلستان جیم منسوب جرمنی پر مکاری و دغابازی سے فتح پائے گا۔

جنگ عظیم باشد قتل عظیم سازد
یک صد و سی و یک لک باشد شمار جانہ

یہ جنگ عظیم ہو گی جس میں قتل عظیم ہو گا اور ایک کروڑ اکتیس لاکھ جانیں تلف ہوں۔

نوٹ یورپ کی پہلی جنگ عظیم جو ۱۴ اگست سنہ ۱۹۱۴ء سے
آغاز ہو کر ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۱۸ء کو گیارہ بج کر گیارہ منٹ پر ختم ہوئی
برطانیہ کے تحقیقاتی کمیشن نے سولہ سال کی تحقیقات کے بعد
رپورٹ کی کہ جنگ مذکور میں ایک کروڑ تیس لاکھ سے زائد اور
اکتیس لاکھ کے قریب جانی نقصان ہوا

اظہار صلح باشد جوصلح پیش بندی
بل مستقل نہ باشد ایں صلح درمیانہ

بطور صلح پیش بندی صلح ہو جائیگی مگر یہ صلح آپس مستقل نہیں رہے گی

ظاہر خموش لیکن پنہاں کنند ساماں
جیم و الف مکرر و در مبارزانہ

دونوں بظاہر خموش رہیں گے۔ مگر در پردہ لڑائی کی تیاریاں کرینگے
اور مکرر جرمن اور انگریز کے درمیان لڑائی ہو گی

وقتیکہ جنگ جاپاں با چین رفتہ باشد
نصرانیاں بہ پیکار آیند باہمانہ

جب کہ چین سے جاپان لڑ رہا ہو گا اسی دوران میں نصرانی بھی آپس میں
برسر پیکار ہو جائیں گے

پس سال بست و یکم آغاز جنگ دوم
مہلک ترین اوّل باشد بہ چار خانہ

(جنگ اوّل) اکیس سال کے بعد یہ دوسری جنگ شروع ہو گی۔ جو اپنی

بجارحانہ نوعیت میں جنگ اوّل سے زیادہ تر مہلک ہو گی

نوٹ :۔ یہ یورپ کی دوسری جنگ عظیم ہے جو ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو آغاز ہو کر ۹ مئی ۱۹۴۵ء کو ختم ہوئی ہے۔

امداد ہندیاں ہم از ہند دادہ باشد
لا علم ازیں کہ باشد از حلہ رائگانہ

ہندوستانی اس میں مدد دیں گے مگر اس سے بالکل بے خبر رہیں گے کہ آگے چل کر ان کی یہ امداد بالکل رائگاں جائے گی

آلات برق پیما اسلاح حشر برپا
سازند اہل حرفہ مشہور آں زمانہ

بجلیوں کو ناپ لینے والے آلات۔ اور حشر برپا کرنے والے ہتھیار اس زمانہ کے اہل حرفہ تیار کریں گے

باشی اگر بہ مشرق شنوی کلام مغرب
آید سرود غیبی بر طرز عرشیانہ

اگر تم مشرق میں ہوگے تو مغرب کی بات چیت سن لوگے نغمے اور ترنم عرشیانہ طریق پر غیب سے سنائی دے گا۔

نوٹ :۔ ان مندرجہ بالا ہر دو اشعار میں یورپی صنعت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مثلاً ریڈیو۔ ٹیلیفون وغیرہ

دو الف روس و ہم چین مانند شہد شیریں
ہر الف جیم اولیٰ ہم الف ثانیانہ
یا برق تیغ رانند کوہ غضب دوانند
تا آنکہ فتح یابند از کینہ دیہانہ

ایک الف منسوب بہ امریکہ و دیگر بہ انگلستان نیز روس و چین باہم شہد کی طرح میٹھے ہو کر (اتفاق کر کے) الف منسوب بہ اٹلی۔ جیم منسوب بہ جرمنی و جیم ثانی منسوب بہ جاپان پر بجلی کی تلوار چلائیں گے اور غضب کے پہاڑ لڑھکائیں گے حتیٰ کہ ان پر دھوکہ، فریب اور کمینے بہانے سے فتح پائیں گے۔

ایں غرغرہ تا بہ شش سال ماند بہ دہر پیدا
پس مردماں بمیرند ہر جا ازیں بہانہ

یہ جنگ پوری روئے زمین پر چھ سال تک لڑی جائے گی اور ہر جگہ انسانوں کی موت کا بہانہ بن جائے گی۔

نصرانیان باشند ہندوستاں سپارند
تخم بدی بکارند از فسق جاودانہ

موجودہ انگریز ہندوستان کی حکمرانی چھوڑ دیں گے مگر اپنی کمینہ برائیوں کا تخم ہمیشہ کے لئے بو جائیں گے۔

تقسیم ہند گردد در دو حصص بوئیدا
آشوب و رنج پیدا از مکر و از بہانہ

ہندوستان کی تقسیم دو حصوں میں ہو جائے گی۔ مگر اور بہانہ سے باہمی رنج اور آشوب پیدا ہو جائے گا۔ تقسیم شدہ حصوں کے ذمہ دار لوگوں کے قلوب آپس میں صاف نہ ہوں گے۔

بے تاج بادشاہاں شاہی کنند ناداں
اجرا کنند فرماں فی الجملہ مہملانہ

بغیر تاج کے ناداں بادشاہی کرنے لگیں گے، فرمان بھی اجرا کریں گے مگر یہ سب کے سب مہمل ہوں گے (حالت ظاہر ہے)

از رشوت و تساہل دانستہ از تغافل
تاویل یاب باشند احکام مخبرانہ

رشوت لاپرواہی اور دیدہ دانستہ غفلت عمال سے یہ شاہی احکامات معرض تاخیر میں پڑے رہیں گے (حالت ظاہر ہے)

عالم از علم نالاں دانا ز فہم گریاں
ناداں برقص عریاں مصروف و الہانہ

عالم اپنے علم پہ عقلمند اپنی عقلمندی پر روئیں گے۔ اور نالائق ننگے ہیں دیوانہ وار مصروف رہیں گے۔

نوٹ :۔ اس خصوص میں حافظ شیرازیؒ نے فرمایا ہے

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان
طوق زرّیں ہمہ در گردن خرمی بینم

از امت محمد سرزند شوند بے حد
افعال مجرمانہ، اعمال عاصیانہ

امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد افعال مجرمانہ و اعمال عاصیانہ سرزند ہوں گے۔

شفقت بہ سرد مہری تعظیم در دلیری
تبدیل گشتہ باشد از فتنۂ زمانہ

شفقت لاپروائی میں اور بزرگوں کی تعظیم دلیری میں فتنۂ زمانہ سے تبدیل ہو جائے گی (جیسا کہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کہا ہے کہ ؎

ہیچ شفقت نہ برادر بہ برادر دارد
ہیچ مہری نہ پدر را بہ پسر می بینم
دختراں را ہمہ جنگ است و جدل با مادر
پسراں را ہمہ بدخواہ بدامی بینم
ہمشیر با برادر پسران ہم بہ مادر
نیز ہم پدر بہ دختر مجرم نہ عاشقانہ

بہن بھائیوں سے۔ لڑکے ماؤں سے۔ باپ بیٹوں سے عاشقی میں مجرم ہوں گے۔

حلّت رود سراسر حرمت رود سراسر
عصمت رود ز ایراز جبر مغویانہ

حلّت اور حرمت سراسر چلی جائے گی۔ اور عصمت بھی جبر مغویانہ کے ذریعہ لٹ جائے گی (فی زمانہ جو اس بدامنی ہو رہا ہے ظاہر ہے

بے مہر گی سر آید پردہ دری در آید
عفت فروش باطن معصوم ظاہرانہ

عورتیں بے پردہ کی اور مرد پردہ کے عادی ہو جائیں گے بظاہر معصوم بنی رہیں گی مگر در پردہ خوب عفت فروشی ہو گی۔

دختر فروش باشد عصمت فروش باشد
مردان سفلہ طینت با وضع زاہدانہ

کمینہ مرد جن کی ظاہری وضع قطع بالکل زاہدانہ ہوگی - در پردہ دختر فروشی اور عصمت فروشی کا اوزل پیشہ انجام دیں گے ۔

شوق نماز روزہ حج وزکوٰۃ وفطرہ
کم گردد بر آید یک بار خاطرانہ

نماز روزہ حج زکوٰۃ اور فطرے کا شوق مسلمانوں میں بالکل کم اور بار خاطر بن جائے گا

خون دجگر نوشم بارنج با تو گویم
للہ ترک گرداں این طرز راہبانہ

اپنا خون جگر پیتے ہوئے تجھ سے بے حد رنج کھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ خدا کے واسطے اس عیسائی طرز کو ترک کر دے ۔

قہر عظیم آید بہر سزا کہ شاید
اجراز خدا بسیار دیک حکم قاتلانہ

ایک ایسا قہر عظیم آئے گا جو اس قسم کی سزاؤں کے لئے موزوں ہوگا یعنی خداوند عالم خود ایک حکم قاتلانہ صادر فرمائے گا ۔

مسلم شوند کشتہ اقتال شوند حیران
از دست تیرہ بندان یک قوم ہندوانہ

مسلمان مارے جائیں گے۔ بھاگیں گے اور تباہ و پریشان ہونگے، ان
نیزہ بندوں کے ہاتھ سے جو ہندوؤں کی ایک ہی قوم ہو گی

حضرت سرور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث آثار قربت قیامت میں
ہی ایک جگہ ارشاد ہے جس کی تشریح یوں کی ہے کہ عورتیں اپنے سروں سے بال
کٹوائیں گی۔ گھوڑوں پر سواری کریں گی۔ جن کی زینیں اونچی اونچی ہوں گی۔ قہر
آئے گا اور لانبے بالوں والی ایک قوم کے لوگ مسلمان کے قتال و جدال پر
اتر آئیں گے۔ جو بعد میں خدا کی قدرت سے فنا کر دیئے جائیں گے۔

ارزاں شود برابر جائداد و جان مسلم
خون می شود روانہ چوں بہر بیکرانہ

مسلمانوں کی جائداد اور جان دونوں برابر برابر کی سستی ہو جائیں گی
اور ان کا خون سمندروں کی طرح جاری ہو جائے گا۔

از قلب پنج آبی خارج شود ناری
قبضہ کنند مسلم بر ملک غاصبانہ

پنجاب کے قلب سے دوزخی خارج ہو جائیں گے اور انکی جائدادوں
پر مسلمان اپنا غاصبانہ قبضہ جالیں گے۔

برعکس بایں برآمد در شہر مسلمان
قبضہ کنند ہود بر شہر جابرانہ

اسی کے برعکس مسلمانوں کے شہر میں واقعہ رونما ہو گا۔ ہندو شہر پر
زبردستی قبضہ کریں گے

شہر عظیم باشد اعظم ترین مقتل
صد کربلا چوں کربل ہر بانخانہ خانہ

مسلمانوں کا سب سے بڑا اسلامی شہر سب سے بڑی قتل گاہ بنے گا اور ہر گھر میں کربلا کے برابر کربلا سج جائے گی۔

رہبر ز مسلمان در پردہ پا رانیاں
امداد دادہ باشد از عہد فاجراں

ایسے مسلم رہبر بھی ہوں گے جو در پردہ مسلمانوں کے دشمنوں کے دوست ہونگے اور اپنے گناہگارانہ وعدہ کے مطابق ان کو مدد دیں گے

این قصہ بین العیدین از شش دلوں شرطیں
ساز دہندو بدرا معتوب فی زمانہ

یہ قصہ دونوں عیدین کے درمیان جب کہ چاند منزل شرطین دمنزل اول) سے اور آفتاب برج دوازدہم کے پچاسویں قطر محوری سے گذر جائیگا تو رونما ہوگا، اور تمام دنیا ہندوؤں پر اظہار ملامت کرے گی۔

ماہ محرم آید با تیغ با مسلمان
سازند مسلم آیند اقدام جارحانہ

آیندہ ماہ محرم میں مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار آجائے گی اس وقت مسلح ہوکر مسلمان جارحانہ اقدام شروع کر دیں گے۔

بعد آں شود چوں شورش در ملک ہند پیدا
عثماں نماید آمدم یک عزم غازیانہ

اس کے بعد پورے ملک ہندوستان پر شور برپا ہو جائے گا۔

عثمان جہاد کا مصمم ارادہ کرے گا

برخیزد حبیب اللہ صاحب قرآن من اللہ
گیرند نصرت اللہ شمشیر از میانہ

ساتھ ہی ساتھ ایک حبیب اللہ اللہ کی طرف سے صاحب قرآن کا درجہ رکھے گا۔ اپنی تلوار نیام سے نکال کر اقدام کرے گا

از غازیان سرحد سرزد زمین چوں مرقد
بہر حصول مقصد آیند دانہانہ

سرحد کے بہادر غازیوں سے زمین مرقد کی طرح بلنے لگے گی جو اپنی کامیابی مقصد کے لئے گھس آئیں گے۔

غلبہ کنند ہمچو مور و ملخ شباشب
حتا کہ قوم افغاں باشند فاتحانہ

یہ چونٹوں مکوڑوں کی طرح رات رات غلبہ کریں گے اور یہ حق بات ہے کہ قوم افغان برابر فتح یاب ہو جائے گی۔

یکجا شوند افغاں و ہم دکنیاں و ایراں
فتح کنند اینہاں کل ہند غازیانہ

افغانی دکنی اور ایرانی مل کر تمام ہندستان کو مردانہ وار فتح کر لیں گے

کشتہ شود بلا بد خواہ دیں ایشان
خالق تمام اکرام از لطف خالقانہ

دین اسلام کے تمام بدخواہ مار دیئے جائیں گے اور تبارک تعالیٰ اپنا لطف نازل فرمائے گا۔

ازگ ششش حروفی بقال کیسہ پرور
مسلم شود بخاطر از لطف آں یگانہ

ایک کینہ پرور بنیا جس کا چھ حروفی نام گ سے شروع ہوتا ہے، خدا کی مہربانی سے مسلمان ہو جائے گا۔

خوش شود مسلماں از لطف فضل یزداں
کل ہند پاک باشد از رسم ہندوانہ

خدا کے فضل سے قوم مسلمان خوش ہو جائے گی اور پورا ہندستان ہندوانہ رسم سے پاک ہو جائے گا۔

چوں ہند ہم بہ مغرب قسمت خراب گردد
تجدید یاب گردد جنگ سر نو بنانہ

ہندستان کی طرح یورپ کی قسمت بھی خراب ہو جائے اور تیسری جنگ عظیم پھر چھڑ جائے گی (جن کی تفصیل اشعار ذیل میں بتائی گئی ہے)

از دو الف کہ گفتم اک الف الف گردد
لاجلہ سازباشد بر الف مغربانہ

جن الفوں کا ذکر میں نے ذکر کیا ہے ان میں سے ایک الف (امریکہ) بد لگام گھوڑے کی طرح الف سیدھا ہو کر شریک جنگ ہوگا۔ اور یعنی روس الف مغربانہ یعنی انگلستان پر حملہ کرے گا۔

جیم شکستہ خوردہ بازآرد برابر آید
آلات نارآرد مہلک جہنمانہ

شکست خوردہ جیم یعنی جرمن روس کے ہمراہ شریک ہو کر اور جہنمی اسلحہ آتش فشاں تیار کر کے ساتھ لائے گا۔

کاید الف جہاں کو یک نقطہ رد نماند
آلا کہ رسم و یادش باشد مور خانہ

الف (انگلستان) انگریز ایسے مٹیں گے کہ ان کا ایک نقطہ بھی صفحۂ ہستی پر بجز تاریخوں میں ان کی یاد اور ان کے نام کے کچھ باقی نہ رہے گا۔

تعزیر غیب باید مجرم خطاب گیرد
دیگر نہ سر فرازد بر طرز راہبانہ

غیب کی سزا ملے گی۔ گنہگار نام پائے گا اور پھر کبھی عیسائی طرز و طریق سر نہ اٹھائے گا۔

دنیا خراب کردہ باشند بے ایمانان
گیرند منزل آخر فی النار دوزخانہ

بے ایمان ساری دنیا کو تباہ کر دیں گے آخر کار ہمیشہ کے لیے جہنمی آگ کا تہ خانہ ہو جائیں گے۔

نوٹ :۔ انہی اشعار بالا کی بنا پر لارڈ کرزن کے زمانہ میں بارا ول یہ قصیدہ ممنوع الطبع قرار دیا گیا۔ مگر ۶ اگست ۱۹۴۱ء کو جب کہ لڑائی کی خبر سن کر شاہ ظفر علیہ الرحمۃ کے شہزادے نے جن کا نام نامی محبت شاہ تھا۔

ان اشعار کو پڑھ کر فی البدیہہ یہ فرمایا:۔ ؎

سنا قاصد نے یورپ سے پیام جنگ لایا ہے
بحمداللہ اب خون شہیداں رنگ لایا ہے

تو پھر اس قصیدہ کی ضبطی و عدم طباعت کے احکام سختی سے جاری کر دیئے گئے۔ شہنشاہ دہلی سراج الدین ظفر علیہ الرحمہ کو جب شہر رنگون میں نظر بند کر دیا گیا تو ان کی نگرانی ایک انگریز کرنل کو تفویض تھی جو ان سے اردو زبان پڑھ کر شعر کہنے لگا تھا۔ ایک روز آپ ذوالفقار کی تعریف میں ایک نظم تحریر فرما رہے تھے تو اس انگریز نے سن کر کہا

دمدمے میں دم نہیں ہے خیر مانگو جان کی
بس ظفر بس چل چکی اب تیغ ہندستان کی

جس پر شاہ ممدوح نے برجستہ ارشاد فرمایا کہ ؎

غازیوں میں جب تلک باقی ہے بو ایمان کی
جا کے لندن میں چلے گی تیغ ہندستان کی

رازے کہ گفتہ ام من درّے کہ شفتہ ام من
باشد برائے نصرت استاد غائبانہ

وہ راز سربستہ جو میں نے کہا ہے اور موتیوں کی طرح پرو دیا ہے۔ تیسری نصرت اور کامیابی کے لیے ایک استاد غیبی کا کام دے گا

عجلت اگر نخواہی نصرت اگر نجواہی
کن پیروی خدارا اور قول قدسیانہ

اگر تو فتح چاہتا ہے اور جلد ہی چاہتا ہے تو خدا کے لئے خدائی احکام کی پیروی کر

چوں سال بہتری از کان زہو قا آید
بمہدی عروج سازد ز مہد مہدیانہ

جب آیہ زہو قا کا ابتدائی سال شروع ہوگا تو امام مہدی آخر الزماں اپنی مسند مہدیانہ پر جلوہ افروز ہوں گے۔

خاموش باش اسرار حق مکن فاش
در سال کنت کنزاً باشد چنیں بیانہ

تلمیحت خاموش ہو جا اور خدا کے رازوں کو آشکارا مت کر سال کنت کنزاً میں میں نے یہ اشعار لکھے۔

سنہ ۵۴۷

قرآن کریم کی پیشین گوئیاں

قرآن شریف میں مومنین سے جتنے وعدے اور پیشین گوئیاں کی گئی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہو چکی۔ ان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ صرف زمانہ رسالت کے لئے مخصوص تھیں ایک صریح غلط فہمی ہے۔ قرآن پاک کا ایک ایک حرف سچا ہے اور اس کی ہر ہر پیشین گوئی قیامت تک صادق الوقوع ہے۔

قال اللہ تعالیٰ

میدان جہاد میں مسلمانوں ہی کا غلبہ رہے گا ان جند نا لھم الغالبون ہمارا لشکر ہی برابر غالب آتا رہے گا۔

جب تک بارگاہ خداوندی سے مسلمانوں کو 'ڈیفنس جہاد' کا حکم نہیں ملا تھا اس وقت تک وہ برابر مخالفین اسلام کا نشانہ ستم بنے رہے اسلام پر چاروں طرف سے یورش کی گئی۔ مسلمانوں کو طرح طرح سے ستایا گیا اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے مسلمانوں کو مال و زر کا لالچ دیا گیا حتیٰ کہ سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تک کو قتل کرنے کی سازش کی گئی پھر جب مسلمانوں نے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی وہاں بھی ان کو چین سے بیٹھنا نہ ہوا۔ چھیڑ خانی کا سلسلہ برابر جاری رہا۔

مسلمانوں کی اس مظلومانہ حالت اور بے بسی کو دیکھ کر رحمت الٰہی جوش میں آئی اور ان کو جہاد کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی وعدہ وعدہ کیا گیا کہ فتح تمہاری ہی ہوگی۔

تاریخ شاہد ہے کہ جہاد کی اجازت کے بعد جیسا اور جہاں کہیں بھی مسلمانوں اور مخالفین اسلام میں تصادم ہوا تو مخالفین یا تو میدان جنگ میں مارے گئے یا

مغلوب ہوئے ۔ عرب عراق ۔ فلسطین ۔ شام ۔ ایران ۔ خراسان ۔ ترکستان ۔ مصر ۔ سوڈان مغرب اقصیٰ کے واقعات شاہد ہیں کہ مسلمانوں کو ایک دفعہ بھی شکست نہ ہوئی اور ہر جگہ انہی کا غلبہ رہا

(ایک شبہہ اور اس کا ازالہ) بادی النظر میں یہ شبہہ کیا جا سکتا ہے کہ اقلیت کے زمانہ میں تو مسلمانوں کی فتوحات اور کامیابی کا یہ عالم تھا اب جب کہ ان کی زبردست اکثریت ہے ۔ ان کی تعداد اربوں سے متجاوز ہے محکوم اور ذلیل کیوں ہیں اس شبہہ کا ازالہ خدا تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا ہے اِنَّ جُنْدَنَا کے لفظ سے یہ حقیقت واضح کر دی گئی ہے کہ غلبہ کے وعدے کا تعلق سچے اور پکے مسلمانوں سے ہے نام نہاد مسلمانوں سے نہیں ظاہر ہے کہ اگر اسلامی لشکر کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ کے بجائے اپنا اقتدار اور ملکیت خزائن ہے تو بہت سے مقامات پر مغلوب ہو جانا ۔ سلطنت سے محرومی یا اقوام غیر کے سامنے مقہوریت کوئی تعجب خیز بات نہیں اس آخری دور میں مسلمانوں کی مغلوبیت کا باعث یہی ہے کہ ان میں قرن اولیٰ کا سا اسلام نہیں اور نہ اسلامی فوجوں میں قرن اولیٰ کی اسلامی فوجوں جیسی باتیں ہیں ۔

اگر مسلمان صحیح معنی میں مسلمان بن جائیں تو آج بھی رحمت خداوندی کی نوید جانفزا ان کو لَهُمُ الْغَالِبُوْن کی بشارت سنا رہی ہے ۔

اہل اسلام روئے زمین پر حکومت کرینگے

قال اللہ تعالیٰ و یجعلکم خلفاء الارض (حق تعالیٰ تم کو روئے زمین پر حکومتیں دے گا)

اس پیشین گوئی کا ظہور بھی دنیا نے دیکھ لیا ۔ بنی امیہ نے دمشق میں ایک ہزار مہینے تک حکمرانی کی بعد ازاں غرناطہ وغیرہ میں حکومت قائم کرنے کے بعد سپین میں صدیوں تک حکمران رہے ۔

مصر میں عہد فاروقی سے لیکر آج تک مسلمانوں کی حکومت قائم ہے دمشق میں

دولت امویہ کے خاتمہ کے بعد خاندان عباسیہ پورے جاہ و جلال کے ساتھ چھ صدیوں تک حکومت کی۔ عباسیہ کے غلاموں نے ترکستان و خراسان وغیرہ فتح کرنے کے بعد قسطنطنیہ فتح کرکے یورپ میں اسلام کا جھنڈا نصب کیا اور اسی کی ایک شاخ ہندوستان میں ۹ سو سال حکمران رہی قرآن پاک کی اس پیشین گوئی کا تخاطب مسلمانوں سے ہے اگر ہم واقعی مسلمان اور سچے مسلمان ہیں تو یہ پیشین گوئی ہمارے لئے بھی ہے اور تا قیامت حکومت و سطوت کی بشارت سناتی رہے گی۔

اہل ایمان کی دنیاوی حالت بھی بدل جائیگی

قال اللہ تعالیٰ للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنۃ ولدار الاٰخرۃ خیر ولنعم دار المتقین (جنہوں نے یہاں نیک کام کئے ہیں ان کے لئے دنیا میں بھی خوبیاں ہیں اور آخرت کا گھر تو بالکل اچھا ہے اور متقیوں کا جنت گھر ہے)

یہ آیت سورہ نحل کی ہے جو مکہ میں نازل ہوئی۔ مکہ معظمہ میں اہل ایمان دنیاوی حیثیت سے جس عسرت و افلاس میں بسر کیا کرتے تھے اس کا حال بخوبی معلوم ہے کسی کے پاس کرتہ ہے تو تہ بند نہیں تہ بند ہے تو عمامہ نہیں۔ کسی کو ایمان کے جرم میں قید کیا جاتا تھا کسی کو گرم پتھر پر لٹا کر اس کی چھاتی پر بھاری پتھر رکھا جاتا تھا کسی کے منہ میں لگام ڈالی جاتی تھی اور ہنٹروں سے مار مار کر اسے گھوڑوں کی طرح پھیر دیا جاتا تھا۔ کسی کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر ننگی پیٹھ کرکے لٹا دیا جاتا تھا کفار یہی سمجھتے تھے کہ یہ حالت ان کی ہمیشہ رہے گی اور مجبوراً اسلام ترک کردیں لیکن اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ اے موحدو صبر و ضبط سے کام لو یہ حالت بدلنے والی اور دنیاوی حیثیت سے بھی شاندار انقلاب آنیوالا ہے چنانچہ فتوحات کے بعد دنیا نے دیکھ لیا کہ قرن اولیٰ کے مسلمانوں نے کیسی شاہانہ اور امیرانہ زندگی بسر کی۔

ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ کے اہل و عیال سے پوچھا کہ تمہارے ہاں

قالین بھی ہے وہ بولے کہ ہم اور قالین فرمایا تم کو ملیں گے۔ پھر ایک وقت آیا جب کہ ان کے ان کے گھر میں سادہ فرش قالین کا تھا۔

ہم مدعیان اسلام کو اپنے اعمال کا جائزہ لے کر سوچنا چاہیئے کہ اس دور میں ہم جن مصائب اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں اس کا سبب کیا ہے اور کس طرح ہم کو ان مصائب سے نجات مل سکتی ہے۔

تنگدستی کے بعد مسلمان غنی ہو جائیں گے

قال اللہ تعالےٰ وان خِفتُم عَیلَۃً فَسَوفَ یُغنِیکُمُ اللہُ (اگر تم کو تنگدستی کا خوف ہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ مستقبل قریب میں تم مال دار ہو جاؤ گے)

عہد نبوت کے بعد دنیا نے اس پیشین گوئی کو منصہ شہود پر دیکھ لیا جو مسلمان مکہ میں کفار کے جور و مظالم کا نشانہ اور عسرت و افلاس کے مارے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس قدر مال و دولت عطا کی کہ اللہ اللہ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی عہد خلافت میں مسلمانوں کے تمول و غنا کا یہ عالم تھا کہ کوئی شخص ایسا نظر نہیں آتا تھا جس کو زکوٰۃ صدقہ یا خیرات دینا جائز ہو۔

عبدالرحمان بن عوف القرشی الزہری کا جس وقت انتقال ہوا تو ایک ہزار اونٹ تین ہزار بکریاں اور ایک سو گھوڑے ان کے ہاں موجود تھے نقد و اسباب اس کے علاوہ تھا ان کی عورت کو ۱/۸ کے حساب سے ۸۳ ہزار روپیہ دیا گیا تھا یہ چند مثالیں بطور نمونہ درج ہیں ورنہ تفصیلات کے لئے ایک دفتر درکار ہے آج ہم بھی اگر خدائے وحدہٗ کے پرستار اور رسولؐ عربی کے سچے اطاعت شعار بن جائیں تو دولت شہرت ثروت۔ عظمت۔ سطوت۔ حشمت شوکت رفعت سب کچھ مسلمانوں کے ہے۔ اسلام زندہ باد۔

مسلمانوں کو کبھی شکست نہ ہوگی

قال اللہ تعالیٰ وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكَافِرِيْنَ (یاد رکھو تم اللہ تعالیٰ کو نہیں ہرا سکتے اور اللہ تعالیٰ کافروں کو رسوا کرے۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب تمام معاہدہ شکن کفار نے مسلمانوں کو چار مہینے کا الٹی میٹم دیدیا تھا۔ اس پیشین گوئی میں دو باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(۱) کفار باوجود اپنی قوت و طاقت اور اکثریت کے مسلمانوں کو شکست نہ دے سکیں گے۔ (۲) کفار کو ایسی شکستیں ہوں گی جس سے وہ ذلیل و رسوا ہو جائیں گے اور اس پیشین گوئی میں حق تعالیٰ نے مخالفین اسلام کو خطاب فرما کر مسلمانوں کی شکست کو اپنی شکست ظاہر فرمایا ہے کیونکہ کفار کی مخالفت مسلمانوں سے دین الٰہی کی وجہ سے تھی اور مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ گویا خدا کے خلاف اعلان جنگ تھا۔

تمام قبائل عرب نے مسلمانوں کا متحدہ مقابلہ کیا تھا مگر قبائل بنو اسد بنو غسان اور بنو عطفان وغیرہ کا جو عبرت ناک انجام ہوا وہ تاریخ اسلام پڑھنے والوں سے مخفی نہیں۔

دشمنوں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب پیدا ہو جائیگا

قال اللہ تعالیٰ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (ہم کافروں کے دل میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیں گے)

غزوہ بدر میں ۳۱۳ صحابہ کا ایک ہزار مسلح لشکر سے مقابلہ ہوا اہل حق کو فتح نصیب ہوئی اور دشمنوں کو ایسی شکست ہوئی کہ گویا دشمنی کی جڑ ہی کٹ گئی غزوہ خیبر میں یہودیوں نے متفقہ طور پر اسلام کے خلاف صف آرائی کی تھی۔

اور فوجی تیاریاں اس قدر مستحکم تھیں کہ بظاہر مسلمانوں کی فتحیابی مشکل نظر آتی تھی
مگر جاں نثاران اسلام نے اپنی جوانمردی اور شجاعت سے محصور قلعہ جات کی سنگین
دیواروں اور حصاروں کو اس طرح سے جیت لیا کہ گویا وہ کوئی چیز تھی ہی نہیں۔

غزوہ احزاب میں عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جو اس جنگ میں شریک
نہ ہوا ہو حتیٰ کہ مدینہ کے یہود بھی مسلمانوں کے خلاف صف آرا تھے مگر خدا تعالیٰ
نے ان میں وہ پھوٹ ڈالی کہ وہ راتوں رات ہی میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

میرے بھائیو! تو یہ کرو اپنی تمام قوتوں کے ساتھ خدا کے آگے آجاؤ اس سے
سرکشی اور بغاوت چھوڑ دو اس کے عشق محبت میں بدمست ہو کر اس کے آگے
اس طرح گرو اور اس طرح روؤ اور اس قدر تڑپو کہ اسے تم پر پیار آجائے اور وہ
تمہیں پہلے کی طرح اپنی گود میں اٹھالے اور سب کچھ تمہیں دیدے جس طرح کہ
سب کچھ تمہیں اس نے دیا تھا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

مسلمانو! اگر تم اللہ سے ڈرنے والے ہو جاؤ تو اللہ تمام دنیا میں تمہارے
لئے ایک امتیاز اور سربلندی پیدا کر دے گا نیز تمہاری تمام برائیوں کو دور کر دے گا
اور تمہیں بخشدے گا تم اس کے آگے کیوں نہیں جھک جاتے وہ تو بڑا ہی فضل
وکرم کرنے والا ہے۔

نازو

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب ہے کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

نازو دل کی دھڑکنوں اور آگ کا ایسا بھڑکتا ہوا شعلہ ہے جو بھڑک کر خاموش نہ ہو سکا

نازو جوانی کی کلیوں اور شباب کی مہکتی ہوئی خوشبو ہے جو دلوں میں پیوست ہو جاتی ہے

نازو عشق محبت کی ایک ایسی داستان ہے جسے پڑھنے کے بعد ہر دل کانپ اٹھتا ہے

نازو میں جوانی کی مسکراہٹیں بکھری ہیں، درد کی ٹیسیں لرزاں ہیں اور محبت کے نغمے بکھرے ہوئے ہیں

یہ ایک ایسی داستان ہے جو اردو ادب میں اپنی ایک نئی جگہ پیدا کر چکی ہے۔ اس میں محبت کی چاشنی ہے۔ نظروں کا خمار ہے، محبت کے اتار چڑھاؤ ہیں اور محبت کی ایک مشعل ہے جو روشن ہو کر کبھی بجھ نہ سکی

آپ نازو میں ہر وہ دھڑکن پائیں گے جس کے بغیر جوانی نامکمل رہتی ہے اور حسن کے رخساروں پر عشق کی سرخی نہیں پھیلتی۔

یہ ناول ایک کنیز اور نواب زادے کی سچی محبت کی کہانی ہے جسے عشق و محبت کے ساز پر گایا گیا ہے تاروں کی تپکن چاند کا حسن، سورج کی گرمی اور جوان جسموں کی پکاریں شامل ہیں روزنامہ انگارہ میں قسط وار یہ ناول شائع ہو کر شہرت دوام حاصل کر چکا ہے اب کتابی صورت میں قومی اشاعت گھر سے شائع ہو رہا ہے۔ ناول کی صنف نے انسانی زندگی کو بہت قریب ہو کر دیکھا ہے اور زندگی کے رخساروں کو چوما ہے۔

اگر آپ نے محترمہ صنوبر ناہید کا یہ جیتا جاگتا ناول نہیں پڑھا تو گویا زندگی میں آپ نے ایک ایسا خلا محسوس کیا جس کی تلافی ناممکن ہے۔

آج ہی اپنا آرڈر قومی اشاعت گھر ۱۱، برن یارڈی لین کلکتہ ۱۲ کو روانہ کر دیجئے ورنہ کتاب ختم ہونے پر کسی قیمت پر بھی آپ زندگی کی ان مسکراہٹوں کو اپنا نہ سکیں گے

مینجر قومی اشاعت گھر

دس کی لاٹھی ایک کا بوجھ

روزانہ "انگارہ" کو مشین کی ضرورت

روزانہ "انگارہ" کو مشین کی ضرورت ہے۔ اب بغیر مشین کے اس کے لئے ہمیں گوناگوں دشواریوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں خصوصاً قارئین انگارہ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اولین فرصت میں کوشش فرما کر روزانہ انگارہ کی مشین فراہمی کا بندوبست کریں پچیس ہزار کی رقم مہیا کرنا کوئی بڑی بات نہیں اگر مسلمان چاہیں گے تو یہ سانی انتظام ہو سکتا ہے۔ لہذا جس بھائی سے جو کچھ بھی ہو سکے مشین کی فراہمی کے سلسلے میں عنایت کرے۔ اور روزانہ "انگارہ" کے لئے زیادہ سے زیادہ خریدار بنانے کی بھی کوشش کریں "انگارہ" کا شرح چندہ حسب ذیل ہے۔

سالانہ تیس روپیہ ششماہی سولہ روپیہ۔ سہ ماہی نو روپیہ ماہانہ ساڑھے تین روپیہ فی پرچہ چھ پیسہ۔

کیا ہم امید کریں کہ ہمارے مسلمان بھائی ہماری جدوجہد میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔

آپ کا خادم

عبدالوہاب غازی اصلاحی ایڈیٹر و مالک

روزانہ انگارہ ۱۵ ہرن باڑی لین کلکتہ ۱۲

یکم جولائی ۵۱ء